OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v3.02(22)u12.155-182

کنزالمدارس بورڈ کے نصاب کا ایچ ای سی کے اصول وضوابط کی روشنی میں تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the Curriculum of *Kanz Al-Madaris Board* in the Light of *HEC*'s Rules and Regulations

Hafiz Ahmed Saeed Rana
PhD Arabic, Research Scholar, Bahauddin Zakariyyah University, Multan.
Email: hafizahmadsaeed90@gamail.com ORCID: 0000-0002-0572-5428

Received on: 14-05-2022 Accepted on: 17-06-2022

Abstract

The initially curriculum of *Dars e Nizami* formulated by *Mulla Nizamuddin* consisted of eleven sciences and arts, which has been prevalent from the time of *Aurangzeb Alamgir* to the present day in the religious madrasas of Indo-Pak keeping in mind the various contemporary changes of the time. In the present era, the number of these sciences and arts has reached up to 30. After the partition of Subcontinent, this curriculum has been formally taught in many religious madrasas of Pakistan and as a result, the graduates here were not playing any significant role in the development of the country due to the lack of flexibility in the curriculum. Therefore, during the period of *General Zia-ul-Haq*, some technical changes were made in the curriculum like some modern arts such as English language, Mathematics, Pakistan Studies etc. were made part of the curriculum and the degree of these graduates was made equal to *MA Arabic & Islamic Studies*. Now, in the recent past, during the tenure of *Prime Minister Imran Khan*, emphasis was placed on *One Nation Curriculum* and the religious madrasas were also required to include modern arts in their curriculum. Therefore, in this regard, the establishment of some new religious boards was also implemented in which *Kanz Al-Madaris* Board has a very important rule due to its wider range of books included in the curriculum of *Dars e Nizami*. And further this board's syllabus along with exams pattern is pretty much as per HEC rules and regulations. So, we will compare in this study the books of *Dars e Nizami* included in Kanz Al-Madaris with the curriculum of HEC so that the current targets of religious madaris can be seemed and compared based on future goals in this modern era. This will be the first comparative research that will prompt religious boards individually to try to adapt their curriculum to the requirements of modern era.

Keywords: Dars e Nizami; Curriculum; Kanz Al-Madaris Board; HEC's rules and regulations; Religious Madaris.

تمہید:

قیام پاکستان سے ہی دینی مدارس اپنے یہاں کے مروجہ کورس "درس نظامی" کہ جسکا دورانیہ 8 سال ہے، کی وجہ سے کافی اہمیت کے حامل رہے ہیں۔ یہ کورس دراصل ملا نظام الدین کی طرف سے وضع کردہ علوم فنون کا ایسا مجموعہ تھا کہ جس کے تعلم سے ایک شخص قرآن وسنت کا نہ صرف صحیح فہم حاصل کر سکتا تھا بلکہ انکی اشاعت میں اپنا کردار ادا کر سکتا تھا، لیکن پاکستان کا شہری ہونے کے ناطے اس فارغ التحصیل فرد کو

ملک وملت کی فلاح وترقی میں کردار ادا کرنے کا موقع نہیں مل پا رہا تھا۔ چنانچہ ان دینی مدارس کے تعلیم وتعلم کے نظام کو جنرل ضیاء الحق نے 1987ء میں پانچ دینی بورڈز کا قیام عمل میں لا کر حکومت کی زیر نگرانی کر دیا اور یہاں پر انگلش اور ریاضی کے مضامین کو لازمی قرار دے کر شامل نصاب کر دیا گیا اور مزید یہ یہاں کے فارغ التحصیل افراد کی ڈگری کو ایم اے عربی و اسلامیات کے مساوی کر دیا گیا۔ ماضی قریب کی حکومت نے بھی یکساں قومی نصاب کے ایجنڈے کو مطمح نظر رکھا اور دس نئے دینی تعلیمی بورڈز کو وجود میں لائی کہ جن میں سے ایک دینی بورڈ "کنزالمدارس" بھی ہے کہ جو اپنے سینکڑوں اداروں اور ہزاروں طلبہ وطالبات کی افرادی قوت کے سبب کافی اہمیت کا حامل ہے۔

نصاب:

نصاب کا انگریزی میں متبادل لفظ "Curriculum" استعمال ہوتا ہے جو کہ دراصل لاطینی زبان کے لفظ "Courier" سے مل کر بنا ہے[1]، جس کے معنی "اس پیغام رساں کے ہیں جو شاہراہ پر پیغام رسانی کے لیے تیزی سے دوڑتا ہے"[2]۔

نصاب جدید تصور تعلیم میں علوم فنون اور ان سے متعلقہ سرگرمیوں کا ایسا کلیہ ہے جو کسی ادارے کے نظام تعلیم کے تحت طالب علم کو فراہم کیا جاتا ہے اور طالب علم اسی کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے، اور یہ طلبہ کی شخصی، ذہنی، سماجی اور جسمانی ترقی میں کردار ادا کرتا ہے۔ مقاصد تعلیم جو کہ نظام تعلیم میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، کا حصول بھی نصاب کے ذریعے ہی ممکن ہو پاتا ہے۔ نصاب دراصل تجربات، مشاہدات اور تحقیقات وغیرہا پر مشتمل ہوتا ہے، نیز اس میں کافی حد تک اسناد وروایات بھی لفظی صورت میں ہوتی ہیں[3]۔

مسلمان مفکرین کے ہاں تصور نصاب:

- **امام محمد بن ادریس الشافعی(150ھ-204ھ):**

امام شافعی نے علم کی دو اقسام بیان کی ہیں: 1- علم فقہ جو کہ امور دینیہ کے لیے ضروری ہے، وہ یہاں فقہ سے مراد علل واحکام کا علم نہیں لیتے بلکہ اس سے مراد وہ تمام علوم ہیں کہ جو فکری اور عملی بنیادوں پر انسان سے ملحق ہوتے ہیں۔ 2- علم طب جو کہ اصلاح ابدان کے لیے ضروری ہے[4]۔

- **ابن سینا(370ھ-428ھ):**

ابن سینا کا براہ راست تعلیمی نصاب کی تدوین میں کوئی تاریخی کردار نہیں ملتا۔ بہر حال انہوں نے علوم کی درجہ بندی ضرور کی ہے۔ انہوں نے علوم کی تین اقسام بیان کی ہیں:

1. **علوم عالیہ:** وہ علوم جو حکمت پر مبنی ہوتے ہیں اور ان علوم کا مادے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ الہیات، فلسفہ اور منطق۔
2. **علوم طبیعیہ:** وہ علوم کہ جن کا موضوع مادہ ہے، جیسا کہ کیمسٹری، فزکس اور میڈیکل۔
3. **وسطی علوم:** وہ علوم کہ جو اپنی جزوی خصوصیات میں مادی اور مابعد الطبیعات دونوں علوم سے تعلق رکھتے ہیں، جیسا کہ علم فلکیات، علم ہندسہ، علم نجوم، موسیقی وغیرہ۔

یہ وہ تقسیم کاری ہے جو کہ ابن سینا کی کتب ((الشفا))، ((عیون الحکمۃ)) اور ((کتاب النجاۃ)) سے ماخوذ ہے[5]۔

- **امام غزالی(450ھ-505ھ):**

امام غزالی نے مضامین نصاب کی دو درجات میں تقسیم کاری کی ہے[6]:

1. **لازمی مضامین:** امام غزالی قرآن، حدیث، فقہ اور وغیرہ کی تعلیم کو ہر مسلمان کے لیے فرضِ عین قرار دیتے ہیں۔ وہ بنیادی عقائد اور عمر کے مطابق روزمرہ زندگی کی عبادات اور معاملات کے بارے میں علوم کو پیش کرتے ہیں، اس سلسلہ میں وہ تدریج کے اصول کو اپناتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ علوم شرعیہ کی تقسیم میں صفات محمودہ و مذمومہ کو بھی ملحق کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شرعی علم فقط دنیا کے مال و دولت کے لیے حاصل کرتا ہے تو یہ مذموم صفت ہے۔
2. **اختیاری مضامین:** امام غزالی اختیاری مضامین کو فرض کفایہ قرار دیتے ہیں۔ اس میں وہ ان علوم کو شامل کرتے ہیں جو معاشرے کے چلن کے ضروری ہیں، جیسا کہ طب، ریاضی، زراعت، صنعت و حرفت، پارچہ بافی اور علم سیاسیات وغیرہ شامل ہیں۔

- **برہان الاسلام الزرنوجی(----593ھ):**

علامہ زرنوجی وہ پہلے انسان ہیں کہ جنھوں نے رسمی نظام تعلیم کے لیے طلبہ کے درجات کے مطابق نصاب کا تصور پیش کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابتدائی تعلیم قرآن و سنت کی ہونی چاہیے اسکے بعد ثانوی درجات میں فقہ اور اصول فقہ کو پڑھانا چاہیے اور اعلی درجوں میں پیشہ ورانہ تعلیم دی جانی چاہیے۔ وہ ان علوم کے علاوہ تمام علوم کو بقدر ضرورت سیکھنا درست قرار دیتے ہیں جیسا کہ ان کا کہنا ہے کہ علم النجوم کا سیکھنا جائز نہیں مگر اتنا سیکھنا کہ جس سے قبلہ کی سمت، نماز کے اوقات وغیرہا معلوم ہو سکیں جائز ہے۔ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی خاصہ زور دیتے ہیں[7]۔

- **ابن خلدون(732ھ-808ھ):**

ابن خلدون نصاب کی تدوین میں دو چیزوں کو اہم قرار دیتے ہیں[8]:

1. **عمر:** ابن خلدون کا کہنا ہے کہ تعلیم بچے کی عمر کے مطابق ہونی چاہیے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابتدائی تعلیم کا آغاز مادری زبان سے کیا جانا چاہیے کیونکہ اجنبی زبان میں تعلیم نصف تعلیم کے مترادف ہے۔ پھر اسکے بعد وہ ترتیبِ عمر میں ریاضی کو لاتے ہیں، پھر قرآن پاک کی تعلیم کو مقام دیتے ہیں[9]۔
2. **رجحان و استعداد:** ان کا یہ بھی خیال ہے نظام تعلیم میں بچوں کے رجحان و استعداد کا بھی خیال رکھا جائے اور ان کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب کو مدون کیا جائے۔ اسی بنا پر انہوں نے علوم کو دو اقسام میں منقسم کیا ہے: علم طبیعی اور علم نقلی۔ علم طبیعی وہ علم ہے کہ جس میں انسان تعقل و تفکر کو اپناتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ کسی خاص کر نقطۂ کمال تک پہنچ جاتا ہے جیسا کہ منطق، فلسفہ اور ہندسہ وغیرہ، جبکہ نقلی علوم وہ علوم ہیں جو بذریعہ روایت ہم تک پہنچے ہیں اور انکا سرچشمہ قرآن کریم ہے جیسا کہ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ[10]۔

- **ملا نظام الدین سہالوی(۔۔۔۔-1161ھ):**

ملا نظام الدین سہالوی کے والد ماجد شیخ قطب الدین نے دراصل برصغیر کے علمی طرز پر ایک نصاب کا تصور پیش کیا تھا لیکن انکی زندگی میں یہ نصاب مروج نہ ہو سکا۔ انکی شہادت کے بعد انکے فرزند ملا نظام الدین نے اس نصاب پر کام کیا اور اس کی تدوین کو پایہ تکمیل تک پہنچایا[11]۔ اس نصاب میں سابقہ تمام فنون جیسا کہ قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، وغیرہ کے ساتھ ساتھ عربی گرامر، بلاغت، ریاضی، فلسفہ، علم الکلام، منطق کو بھی شامل نصاب کیا گیا۔ جیسا کہ اس نصاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں برصغیر کے علماء کی کتاب کو بھی شامل نصاب کیا گیا تاکہ یہاں کے طلبہ کے لیے فہم میں آسانی ہو۔ اس نصاب کے مضامین اور انکے لیے مختص کتب پیش کی جارہی ہیں[12]:

نمبر شمار	مضامین	کتب
•	صرف	میزان، منشعب، صرف میر، پنج گنج، زبدہ، فصول اکبری، شافیہ۔
•	نحو	نحو میر، شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو، کافیہ، شرح جامی۔
•	منطق	صغری، کبری، ایساغوجی، تہذیب، شرح تہذیب، قطبی مع میر، سلم العلوم۔
•	حکمت	میبذی، صدرا، شمس بازغہ۔
•	ریاضی	خلاصۃ الحساب، تحریر اقلیدس مقالہ اولی، تشریح الافلاک، رسالہ قوشجیہ، شرح چغمنی باب اول۔
•	بلاغت	مختصر معانی، مطول، ماانا قلت۔
•	فقہ	شرح وقایہ اولین، ہدایہ آخرین۔
•	اصول فقہ	نور الانوار، توضیح تلویح، مسلم الثبوت۔
•	علم الکلام	شرح عقائد النسفی، شرح عقائد جلالی، میر زاہد، شرح مواقف۔
•	تفسیر	تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین۔
•	حدیث	مشکوۃ المصابیح۔

انہوں نے تدوین نصاب میں تدریج کے اصول کو اپنایا ہے یعنی برصغیر کے طلبہ کی ذہنی اور استعدادی کیفیت کے مطابق کتب کو منظم کیا۔ چونکہ برصغیر میں اس وقت سب سے زیادہ بولی جانیوالی زبان فارسی تھی تو اس لیے انہوں نے ابن خلدون کے نظریہ کے مطابق ابتدائی تعلیم کو مادری زبان میں رکھا۔ ملا نظام الدین کتاب کو ذریعہ علم قرار دیتے تھے اور اصل فن کی تعلیم پر زور دیتے تھے۔ یہ عربی نصاب تعلیم پر پیش کیا جانیوالا چوتھا ایسا نصاب تھا کہ جو تقریبا تمام تر قدیم مضامین کی ابتدائی کتب کو شامل تھا۔ یہی نصاب بعد میں انکے نام سے منسوب ہو کر "درس نظامی یا نظامیہ" کہلایا[13]۔

- **امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان (1272ھ-1340ھ):**

امام احمد رضا خان کے نزدیک تعلیم کا مقصد اصلی خدارسی ور سول شناسی ہے۔انہوں نے درس نظامی کے مروجہ نصاب میں کوئی تبدیلی نہیں ت کیونکہ وہ خود بھی اسی نصاب تعلیم کے تعلم سے آراستہ رہے، البتہ انہوں نے اپنے یہاں کے زمانے میں مروج مغربی مضامین کو شامل نصاب کرنے کے حوالے سے چند شرائط کو مرتب کیا۔انہوں نے علوم کو تین اقسام میں منقسم کردیا: **1-فرض عین علوم**، جیسا کہ علم العقائد اور کیفیت نماز ان کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ **2-وہ علوم کہ جن کا سیکھنا حالت موجودہ کے مطابق فرض ہے**، جیسا کہ اگر رمضان آئے تو روزے کے احکام جاننا، نکاح کرنے لگے تو نکاح کے احکام جاننا، تجارت کرنے لگے تو تجارت سے متعلقہ اسلامی نقطہ ہائے نظر کا علم ہونا وغیرہ [14] **3-وہ علوم کہ جو فرض تو نہ ہوں لیکن انکا سیکھنا دین کے لیے نفع بخش ہو**، جیسا کہ عربی گرامر قرآن وسنت کے فہم کے لیے، علم ریاضی و ہندسہ احکامات دینیہ جیسا کہ جہت کا تعین، موسموں کا آنا، کرنسی کا عصر حاضر کے مطابق تعین، مسافت کا تعین وغیرہا احکامات اسی قبیل سے متعلقہ ہیں۔ یہ علوم فرض کفایہ، واجب، مسنون اور مستحب کے درجہ میں رہیں گے۔امام احمد رضا خان نے دراصل امام غزالی کے نظریہ تعلیم کے تمام تر مفہومات کو صحیح معنوں میں روشناس کروایا ہے [15]۔میں کہتا ہوں کہ اگر امام احمد رضا خان کے اس نظریہ تعلیم کی تشریح میسر نہ آتی تو شاید عالم کون کے اس دور جدید میں مسلمان راہ حق سے بھٹک جاتے۔

انہوں نے نظام تعلیم پر ایک دس نکاتی فارمولا بھی پیش کیا تھا کہ جس میں انہوں نے کہا کہ سائنس بھی علم کا ایک حصہ ہے تاہم اسکا حصول اسلام کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ وہ کہتے تھے کہ مغربی فنون جیسا کہ انگلش، ریاضی وغیرہا پڑھانے میں اس وقت تک حرج نہیں کہ جب تک وہ اسلامی عقائد، اخلاق و روایات وغیرہا پر اپنا ثبت قائم نہ کریں۔انہوں نے فلسفہ کے نظریات کی وضاحت ورد اپنے رسائل میں بیان تو کی ہے لیکن وہ فقہ کو فلسفہ پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ فقہ کا تعلق احکامات سے ہے جو کہ مندرجہ بالا دوسری قسم ہے [16]۔ اسی لیے وہ ان علوم (طبیعات ومابعد الطبیعات) کے حصول کا درجہ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد رکھتے ہیں [17]۔انہوں نے نظام تعلیم میں نظریہ حکمت، نظریہ افادیت اور نظریہ حرمت کو بنیاد بنایا ہے [18]۔

مغربی مفکرین کے ہاں تصور نصاب:

- **جان ایموس کومنیئس/John Amos Cominus(1592ء-1670ء):**

اسے جدید نظام تعلیم جو کہ آجکل سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں مروج ہے کا بانی کہا جاتا ہے۔ وہ نصاب کو عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ درجہ کے حساب سے انکا پیش کردہ نصاب حسب ذیل ہے:

درجہ	عمر	نصاب	طریقہ ہائے تدریس
نرسری سکول	پیدائش تا 6 سال تک	تربیت کرنا۔	ماں باپ کو روایتی بنیادوں پر بچوں کی تربیت کرنی چاہیے۔

پرائمری سکول	6تا12سال	کتابت،بنیادی حساب،ڈرائنگ،تاریخ،جغرافیہ،اخلاقیات۔	پرائمری تعلیم سب کے لیے عام اور یکساں ہو۔
ثانوی سکول	12سے18 سال	طلبہ کے رجحان کی بناپر مضامین، جنسی تعلیم(لازمی)۔	اس عمر میں بچہ سن بلوغت کو پہنچ رہاہوتا ہےاس لیےاس کے لیے جنسی تعلیم لازمی ہے۔
یونیورسٹی کی تعلیم/پیشہ ورانہ تعلیم	18سے24 سال	پیشہ کے مطابق مضامین کاانتخاب ہو مثلا طب کی تعلیم،انجینئرنگ کی تعلیم وغیرہ۔	صرف ذہین اور قابل طلبہ کو ہی یونیورسٹی کی تعلیم دی جانی چاہیے۔

مزید یہ کہ کومینئس وہ پہلا مغربی مفکر ہے کہ جو استاد کے ادب کو ہر درجہ کے تعلیمی نصاب میں لازمی حیثیت دیتا ہے[19]۔

- **جین جیکوئس روسو/Jean Jacques Rousseau(1712ء-1778ء):**

روسو کے نزدیک تعلیم کے ذرائع تین ہیں:

1-انسان2-فطرت3-اشیاء

وہ بطور خاص نصاب تعلیم کے لیے کتابوں کو متعین نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے مشہور زمانہ نظریہ فطرت کے تحت یہ کہتے ہیں کہ ہر بچے کو اسکے فطرت کے مطابق تعلیم دی جانی چاہیے۔وہ اس میں تدریج کے اصول کو اپناتے ہیں اور مندرجہ بالا تین ہی چیزوں سے عملی بنیادوں پر تعلیم دینے کو درست قرار دیتے ہیں،انہوں نے اپنی کتاب((Emile))میں ایک مثالی بچے کی تعلیم و تربیت پر لکھا ہے[20]۔

- **یوہن ہائنرچ پستالوزی/Johann Heinrich Pestalozzi(1746ء-1827ء):**

اسکے نظریات میں روسو کے تفکرات کی چھاپ نظر آتی ہے،اور پستالوزی نے دراصل روسو کے نظریات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔انہوں نے روسو کے نظریہ تعلیم میں نظریہ فطرت کے ساتھ بچے کی نفسیات کا اضافہ بھی کیا۔یعنی وہ کہتے تھے کہ بچے کو اسکی نفسیات سے موافق عملی بنیادوں پر آزادانہ تربیت دی جائے۔پستالوزی کا مزید یہ بھی کہنا ہے کہ پرائمری سکول میں حساب،جغرافیہ،ڈارئنگ،زبان اور موسیقی کے مضامین پڑھائے جانے چاہیں[21]۔

- **جان فریڈرک ہربرٹ/Johann Fredrich Herbart(1776ء-1841ء):**

ہربرٹ کے نزدیک نصاب کو اس قسم کا ترتیب دیا جانا چاہیے کہ جس کے تعلم سے طالب العلم کو معاشرے اور دنیا کے بارے میں وسیع علم حاصل ہو۔ہربرٹ کے نصاب کے مضامین تاریخی اور سائنسی نوعیت کے ہیں۔تاریخی مضامین میں وہ تاریخ،زبان اور ادب کو شامل کرتا ہے، جبکہ سائنسی مضامین میں ریاضی اور فطری سائنس وغیرہ کو شامل کرتا ہے[22]۔

نصاب کا قدیم تصور:

- **ہندوستان میں قدیم نصاب تعلیم:**

برصغیر میں سات سال کی عمر میں بچے کو داخل پاٹ شالا (مدرسہ) کیا جاتا تھا اور اصلا وہاں پر استاد کا درس ہی نصاب ہوا کرتا تھا کہ جس میں کتابت کی ابتدائی مشق اور حساب کتاب کے پہاڑے یاد کروائے جاتے تھے، اور استاد کے دروس عموما کہانی اور کسی نتیجہ پر مبنی ہوتے تھے تاکہ ان کے ذریعے اخلاقی تعلیم دی جاسکے۔ برصغیر میں اعلی تعلیم کے لیے 12 سال کی عمر کو متعین کیا گیا کہ جس میں پورے خطے کی سب سے زیادہ بولی جانیوالی زبان کی صرف و نحو، ریاضی، معانی و بیان، فلسفہ، علم ہیئت، علم طب اور قانون کی تعلیم دی جاتی تھی، اور جسمانی سرگرمیوں کا نصاب میں تصور موجود نہ تھا۔ اس طرح کے تعلم نصاب کے بعد معاشرتی کردار ادا کرنے کو ترجیح دی جاتی تھی، تو کوئی حکیم بنتا تھا، تو کوئی زائچہ بنانے والا بنتا تھا، تو کوئی لوگوں کے بیچ فیصلہ کرنے والا نمبر دار بنتا تھا۔ یہ تمام تر نصاب استاد کے متعین کردہ فکر پر مرتب ہوتا تھا[23]۔

- **یہودیوں کے ہاں نصاب تعلیم:**

یہودیوں کے ہاں ابتدائی تعلیم کا آغاز پہلی صدی عیسوی سے پہلے گھروں میں غیر رسمی طریقہ تعلیم پر ہوتا تھا، جبکہ اسکے بعد جب مدارس کا رواج پڑا تو اس وقت یہود چھ سال کی عمر میں بچے کو مدرسہ میں داخل کرادیتے ہیں۔ بچہ کو سب سے پہلے توریت پڑھائی جاتی تھی اور اسکی تشریح استاد اپنے مطالب کی روشنی میں کرتا تھا۔ اسکے علاوہ مدارس میں پڑھنا لکھنا سکھانے کے ساتھ ساتھ طبیعیات اور اقلیدس بھی پڑھائی جاتی تھی۔ یہودیوں کے مکاتب آج بھی دقیانوسی طرز پر قائم ہیں[24]۔

- **یونانیوں کے ہاں نصاب تعلیم:**

یونان کے دو مشہور شہر اسپارٹا اور ایتھنز تعلیم و تعلم کے حوالے سے کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ اسپارٹا کے اندر تعلیم کا زیادہ حصہ جسمانی سرگرمیوں پر ہی مشتمل تھا۔ سات سال تک بچہ اپنے سرپرست کی نگرانی میں تربیت حاصل کرتا تھا، پھر اسکے بعد اسے جسمانی سرگرمیوں والے سکول میں داخل کر دیا جاتا تھا جہاں انکو کڑے اصول وضوابط پر کاربند رہ کر اپنی تربیت کا عمل پایہ تکمیل تک پہچانا ہوتا تھا۔ اسکے علاوہ یہاں کے بچوں کو اخلاقیات کی بھی تعلیم دی جاتی تھی[25]۔

ایتھنز میں بھی جسمانی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا تھا اور ساتھ ہی انکی زبان کی صرف و نحو اور موسیقی کے متعلق مضامین بھی پڑھائے جاتے تھے، اسی طرح پڑھنا لکھنا، تیراکی، مذہبی قصے پڑھانا، اور پیشہ ورانہ تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ قانون کی تعلیم کے لیے اساتذہ تو مقرر تھے کہ جن کو سوفسطائیہ کا نام دیا گیا لیکن کوئی خاص کتاب شامل نصاب نہ تھی۔ یہ سوفسطائیہ ہی بچوں کو اپنی تقاریر سے بحث و مباحثہ کرنا، مدمقابل پر دلائل قائم کرنا جیسے عنوانات سکھاتے تھے۔ اسی طرح ایتھنز میں سقراط کی پیدائش کے بعد طریقہ استدلال کے عنوانات بھی نوجوانوں کو سکھائے گئے[26]۔

- **رومیوں کے ہاں نصاب تعلیم:**

سات سال سے بارہ سال تک کی ابتدائی تعلیم میں بچے کو داخل مدرسہ کیا جاتا تھا اور اسے لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا تھا اور ساتھ ہی حساب میں

اباکس(Abacus)کااستعمال سکھایاجاتاتھا۔طلبہ کواخلاقیات بھی سکھائے جاتے تھے۔ بارہ سال کے بعداعلیٰ تعلیم میں زبان کی صرف و نحو،السنہ یونانی اور فصاحت وبلاغت کے اصول وضوابط کو نظمیں حفظ کراکے پڑھایاجاتاتھا[27]۔

جدید تصور نصاب:

- **مغرب میں تصور نصاب:**

مغرب میں تدوین نصاب کی اساسی اکائی بچہ کی نشو نما ہے۔اب بچے کی اس نشونما کے عمل میں انکے یہاں مختلف تصورات جنم لیتے رہے ہیں۔ مثلا یہ کہ پہلے پہل نصاب کو تجربات ومشاہدات پر مشتمل ایک تحریری منصوبہ کہا گیا کہ جو بچوں کی تربیت کاانتظام کرتاہے۔ پھر بعد میں اس تحریری منصوبہ کے ساتھ معلم کو اس منصوبہ میں مربی کی حیثیت دے دی گئی اور ساتھ ہی اس میں حالات و معاشرہ کو بھی شامل کرلیا گیا۔مزید یہ کہ طلبہ کی نشونما کے لیے بچہ اور ماحول کا باہمی ربط بھی ہوناضروری قرار پایا،اور یہ باہمی ربط بچے کے ذہنی وجسمانی پہلوؤں کے تعامل کے بغیر ناممکن ہے۔لہذانصاب تحریری وجسمانی سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جوکہ ایک ادارہ استاد کی رہنمائی میں طالب العلم کی نشونما کے لیے فراہم کرتاہے،یعنی کہ یہ نشونماطالب العلم اوراسکے معاشرے کے باہمی تعامل سے ہی ممکن ہے[28]۔

- **دنیائے اسلام کا تصور نصاب:**

اسلامی نصاب تعلیم میں ذہن وفکر کواولیت حاصل ہے۔اسلام اپنی نقل وروایات کی روشنی میں بچوں کے تصورات واعتقادات کودرست کرتا ہے کہ جن کا سرچشمہ حقیقی قرآن وسنت ہیں۔اسلام بچے کی معاشرتی کردار سازی، باطن کاتزکیہ اور خلیفۃاللہ ہونے کی حیثیت سے انفرادی و اجتماعی زندگی میں اطاعت الٰہی جیسے مضامین کو عملی بنیادوں پر لازمی قرار دیتاہے۔اسلامی نصاب تعلیم فقط بچے کے روحانی پہلو کی نشونماکاتصور نہیں پیش کرتابلکہ وہ مادیت کاتصور بھی پیش کرتاہے۔الغرض اسلامی نصاب تعلیم انسان کے تمام تر پہلوؤں کی جامع نشونماکاجامع تصور پیش کرتاہے[29]۔

معیاری نصاب کی خصوصیات:

- نصاب مقاصد تعلیم کے حصول کی انتہائی حد تک تکمیل کوآسان بنانے والاہو۔
- بچے کی تمام تر پہلوؤں کی ہمہ گیر نشونما کرنے والاہو۔
- نصابی مواد بحیثیت مجموعی بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دیا گیاہو۔
- تجربے کاتسلسل قائم ہوتاکہ بچہ جمود کاشکار نہ ہوجائے۔
- نصابی مواد مقامی ماحول کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دیا گیاہو، نیزیہ کہ اس میں روایات واقدار بھی کسی حد تک داخل ہوں۔
- نصاب کی عارضی بنیادوں میں لچک موجود ہوتاکہ مقامی ماحول کے مطابق نصاب میں تبدیلی کا عمل ممکن ہوپائے[30]۔

مدارس میں درس نظامی کا تاریخی پس منظر:

اسلام دین فطرت ہے اور مردوزن کی تعلیم وتربیت پر زور دیتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں تعلیم وتربیت کے لیے دار ارقم، صفہ اور دار القراء جیسے ادارے آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں فہم دین اور اشاعت دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ان اداروں کو اسلامی تعلیم کے ابتدائی رسمی تعلیمی (Initiative Formal Institutons) کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہاں کے طلبہ متعین جگہ میں خود نبی اکرم ﷺ اور مخصوص صحابہ کرام کے زیر سایہ تعلیم وتربیت پاتے رہے ہیں۔ یہاں کا نصاب، قرآن کی قراءت وفہم نبی پاک ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں وضاحت وتشریح پر مشتمل تھا۔ مزید برآں یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے فنون معاش وپیشہ ورانہ تعلیم جیسا کہ کتابت، تیراکی، شہسواری اور شاعری وغیرہا کے سیکھنے پر بھی خاصہ زور دیا۔

زمانہ نبوی کے بعد سے حضرات تابعین تک تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ مساجد وغیرہ میں انجام دیا جاتا رہا جبکہ تابعین کے بعد کے ادوار میں تعلیم تربیت کے لیے باقاعدہ مدارس کا قیام عمل میں آیا۔ گرچہ تاریخی پہلو سے اس بات میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلا مدرسہ نیشا پور میں قائم ہوا یا سلجوقوں کے خواجہ نظام الملک طوسی نے پہلا مدرسہ قائم کیا۔ بہر حال یہ بات تو طے ہے کہ اسی دور سے ہی باقاعدہ اقامتی اسلامی تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ خواجہ نظام الملک کو مدارس میں اسلامی نظام تعلیم کو منظم ومرتب کرنے والا پہلا شخص کہا جاسکتا ہے لیکن یہ بات بھی تاریخی حقیقت ہے کہ زمانہ نبوی ﷺ کے بعد اسلامی نصاب تعلیم کئی جہات میں منقسم ہو گیا یعنی کہ کہیں کسی ادارے میں خاص کر حدیث کی تعلیم دی جاتی رہی اور کہیں فقط فقہ کو اہم مقام حاصل رہا اور کہیں پر دیگر فنون معاش کا علم دیا جاتا رہا۔ لہذا نظام الملک طوسی کے قائم کردہ مدارس میں خاص کر فقہ کی تعلیم ہی دی جاتی رہی[31]۔

عرب ممالک میں ہونیوالی ان تمام ترکاوشوں کی چھاپ برصغیر پاک وہند کے عربی دینی مدارس پر بھی پڑتی رہی۔ برصغیر کے اندر عربی دینی مدارس میں نصاب کی ترتیب کا آغاز ساتویں صدی ہجری سے ہوا۔ شروعاتی دور میں صرف، نحو، بلاغت، فقہ، اصول فقہ، منطق، کلام تصوف، تفسیر اور حدیث کے مضامین پڑھائے جاتے تھے پھر رفتہ رفتہ ان میں مزید کتب وفنون کا ادخال ہوتا رہا، یہاں تک کہ بارہویں صدی ہجری میں مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ملا نظام الدین سہالوی نے عجم کے احوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے 11 علوم وفنون کہ جن میں علم صرف، علم نحو، علم منطق، حکمت وفلسفہ، ریاضی، علم بلاغت، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، تفسیر، حدیث شامل تھے، پر مشتمل ایک نصاب کو رسمی بنیادوں پر ترتیب دیا اور اس نصاب کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں پہلی مرتبہ برصغیر کے علماء کی تصانیف کو شامل نصاب کیا گیا تھا، اور مزید یہ کہ اس نصاب کو مکمل کرنے والے افراد عالم دین کہلانے کے ساتھ ساتھ مہارت فنون کے ذریعے کسب معاش کو بھی سرانجام دے رہے تھے اور ان افراد کی تعیناتی انگریزوں کی برصغیر آمد سے پہلے اعلی سرکاری عہدوں پر ہوا کرتی تھی۔ اس نصاب کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ برصغیر کے تقریبا تمام تر دینی مدارس میں یہی نصاب پڑھایا جاتا رہا کہ جس کا دورانیہ 8 سال تھا، اس کورس کو "درس نظامی" یا "درس نظامیہ" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ملا نظام الدین نے درس نظامی کے اندر صرف مشکوۃ المصابیح کو شامل کیا تھا جبکہ شاہ ولی اللہ جوانکے

معاصر تھے، نے درس نظامی کے آخری سال کو دورہ حدیث کا نام دیا اور اس میں صحاح ستہ کو شامل نصاب کر دیا[32]۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان کی تعلیمی پالیسی انگریزوں کے زیر اثر رہنے کی وجہ پہلے جیسے نہ رہی ذکیونکہ انگریزوں نے برصغیر کے اندر تعلیمی اصلاحات کیں تھیں اور اپنی زبان انگریزی کی ترویج پر خاصہ زور دیا تھا اور دیگر امور جیسا کہ ملکی ترقی اور معاشی احوال وغیرہا بھی پاکستان کے تعلیمی نصاب پر اثرانداز ہوتے رہے کہ جسکا براہ راست اثر سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے نصاب پر پڑا جبکہ مدارس دینیہ میں اب بھی کم و بیش وہی قدیم درس نظامی کا نصاب پڑھایا جارہا تھا کہ جس کے تعلم سے ملکی مقاصد کے حصول میں مدارس دینیہ کے فارغ التحصیل افراد خاطر خواہ کردار ادا نہیں کر رہے تھے۔ لہذا جنرل ضیاء الحق کے دور میں درس نظامی کے نصاب میں عصر حاضر کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ فنون جیسا کہ انگلش، ریاضی وغیرہ کو شامل نصاب کیا گیا اور یہاں کے فارغ التحصیل افراد کی ڈگری کو ایم اے عربی واسلامیات کے برابر قرار دے دیا گیا[33]۔

ماضی قریب کے اندر وزیر اعظم عمران خان کے دور میں ایک مسئلہ جو کہ یکساں نصاب تعلیم (Single National Curriculum) کے حوالے سے کافی اہمیت کا حامل رہا۔ اس سلسلہ میں دس نئے دینی بورڈز (Religious Boards) کا قیام بھی زیر عمل آیا، لہذا درس نظامی کروانے والے دینی بورڈز کی مجموعی تعداد 15 ہو گئی۔ ذیل میں ان بورڈز کے نام مع تاریخ قیام دیے جاتے ہیں[34]:

نمبر شمار	دینی بورڈز کے نام	تاریخ
1.	کنزالمدارس بورڈ، پاکستان	27اپریل، 2021م
2.	تنظیم المدارس اہلسنت، لاہور	17نومبر، 1982م
3.	وفاق المدارس الاسلامیہ الرضویہ، پاکستان	4فروری، 2021م
4.	وفاق المدارس العربیہ، ملتان	17نومبر، 1982م
5.	وفاق المدارس السلفیہ، فیصل آباد	17نومبر، 1982م
6.	وفاق المدارس شیعہ، لاہور	17نومبر، 1982م
7.	رابطۃ المدارس الاسلامیہ، لاہور	12اگست، 1987م
8.	اتحاد المدارس العربیہ، مردان	4فروری، 2021م
9.	اتحاد المدارس الاسلامیہ، لاہور	4فروری، 2021م
10.	نظام المدارس، لاہور	4فروری، 2021م

.11	مجمع المدارس تعلیم الکتاب والحکمۃ، لاہور	4فروری، 2021م
.12	وفاق المدارس والجمیعات الدینیہ الباکستانیہ، پاکستان	15اپریل، 2021م
.13	مجمع العلوم والاسلامیہ، پاکستان	15اپریل، 2021م
.14	وحدت المدارس الاسلامیہ، پاکستان	15اپریل، 2021م
.15	بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن، پاکستان	27اپریل، 2021م

کنزالمدارس بورڈ:

کنزالمدارس بورڈ پاکستان کی دینی وغیر سیاسی تحریک "دعوت اسلامی "کا ایک ایسا ادارہ ہے کہ جو اس کے دینی تعلیمی اداروں کو نظام تعلیم دینے اور امتحانات لینے کے لیے قائم کیا گیا ہے کہ جسکو وفاقی وزارت تعلیم وفنی تربیت حکومت پاکستان نے مؤرخہ 27اپریل 2021ءنوٹیفیکیشن نمبر1-46/2014-NCC/RE کے تحت کو وفاقی تعلیمی بورڈ کی حیثیت سے منظوری دی ہے۔

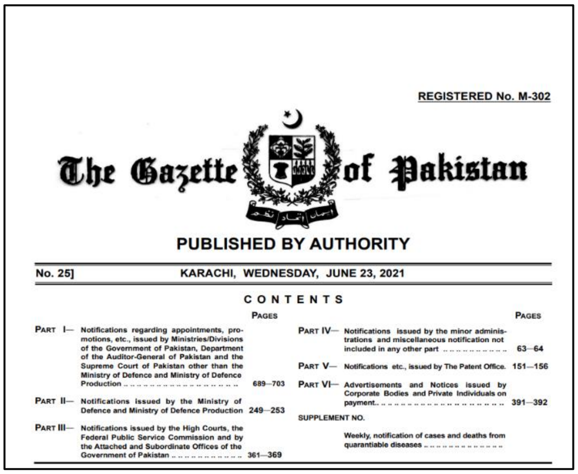

REGISTERED No. M-302

The Gazette of Pakistan

PUBLISHED BY AUTHORITY

No. 25] KARACHI, WEDNESDAY, JUNE 23, 2021

CONTENTS

		Pages
Part I—	Notifications regarding appointments, promotions, etc., issued by Ministries/Divisions of the Government of Pakistan, Department of the Auditor-General of Pakistan and the Supreme Court of Pakistan other than the Ministry of Defence and Ministry of Defence Production	689—703
Part II—	Notifications issued by the Ministry of Defence and Ministry of Defence Production	249—253
Part III—	Notifications issued by the High Courts, the Federal Public Service Commission and by the Attached and Subordinate Offices of the Government of Pakistan	361—369
Part IV—	Notifications issued by the minor administrations and miscellaneous notification not included in any other part	63—64
Part V—	Notifications etc., issued by The Patent Office.	151—156
Part VI—	Advertisements and Notices issued by Corporate Bodies and Private Individuals on payment.	391—392
Supplement No.	Weekly, notification of cases and deaths from quarantiable diseases	

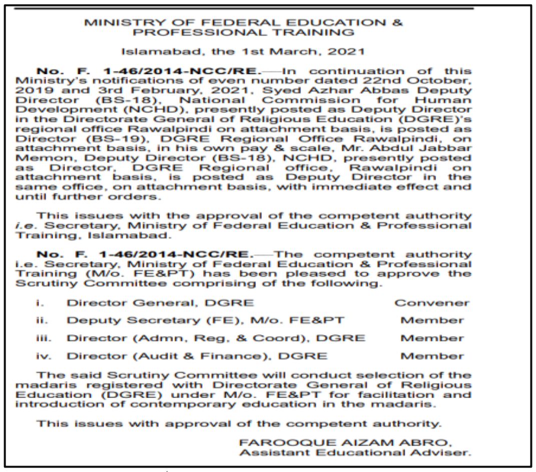

MINISTRY OF FEDERAL EDUCATION & PROFESSIONAL TRAINING

Islamabad, the 1st March, 2021

No. F. 1-46/2014-NCC/RE.—In continuation of this Ministry's notifications of even number dated 22nd October, 2019 and 3rd February, 2021, Syed Azhar Abbas Deputy Director (BS-18), National Commission for Human Development (NCHD), presently posted as Deputy Director in the Directorate General of Religious Education (DGRE)'s regional office Rawalpindi on attachment basis, is posted as Director (BS-19), DGRE Regional Office Rawalpindi, on attachment basis, in his own pay & scale, Mr. Abdul Jabbar Memon, Deputy Director (BS-18), NCHD, presently posted as Director, DGRE Regional office, Rawalpindi on attachment basis, is posted as Deputy Director in the same office, on attachment basis, with immediate effect and until further orders.

This issues with the approval of the competent authority *i.e.* Secretary, Ministry of Federal Education & Professional Training, Islamabad.

No. F. 1-46/2014-NCC/RE.—The competent authority i.e. Secretary, Ministry of Federal Education & Professional Training (M/o. FE&PT) has been pleased to approve the Scrutiny Committee comprising of the following.

i. Director General, DGRE — Convener
ii. Deputy Secretary (FE), M/o. FE&PT — Member
iii. Director (Admn, Reg, & Coord), DGRE — Member
iv. Director (Audit & Finance), DGRE — Member

The said Scrutiny Committee will conduct selection of the madaris registered with Directorate General of Religious Education (DGRE) under M/o. FE&PT for facilitation and introduction of contemporary education in the madaris.

This issues with approval of the competent authority.

FAROOQUE AIZAM ABRO,
Assistant Educational Adviser.

یہ بورڈ مختلف کورسز جیسا کہ تجوید وقراءت کورس، درس نظامی، مختلف تخصصات (تخصص فی الحدیث، تخصص فی الفقہ الحنفی، تخصص فی الفقہ والاقتصاد الاسلامی، تخصص فی العلوم العربیہ، تخصص فی الفنون) اور کلیہ الشرعیہ (مساوی ایم -اے اسلامیات) کروانے کا مجاز ہے۔ درس نظامی میں صرف بوائز ہی کے جامعات نہیں بلکہ گرلز جامعات بھی اس بورڈ سے منسلک ہیں۔ کنزالمدارس بورڈ سے ملحقہ ادارے تین طرح کے ہیں:

- **ماڈل جامعات:**

ان جامعات کی بنیاد حال ہی میں رکھی گئی ہے۔ یہ ادارے ابھی صرف بوائز کے بنائے ہیں۔ ان اداروں میں داخلہ کے لیے میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ یہاں پر درس نظامی کے ساتھ انٹر، گریجویٹ (بی اے، بی ایس اردو، ایجوکیشن وغیرہا) اور ماسٹر (ایم اے اردو، ایجوکیشن) کروایا

جاتا ہے، جبکہ ایم فل میں داخلہ کے لیے مختلف یونیورسٹیز کے ٹیسٹ سسٹم کو مد نظر رکھتے ہوئے ورکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ان جامعات کی ابتدائی تعداد چار ہے جو کہ پاکستان کے چار بڑے شہروں کراچی، لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں قائم کیے گئے ہیں۔ان جامعات کے طلبہ کی مجموعی تعداد 606 ہے۔

- **عصری تعلیمی جامعات:**

یہ تعلیمی ادارے صرف بوائز کے لیے خاص ہیں۔ان تعلیمی اداروں میں درس نظامی کے ساتھ مڈل، میٹرک، انٹر اور گریجویٹ (بی اے جنرل) تک کی تعلیم بھی جاتی ہے۔پاکستان میں یہ دنیاوی تعلیم کا نظام 224 جامعات میں چل رہا ہے جبکہ اسکے کل طلبہ کی تعداد 13593 ہے۔

- **مدنی تعلیمی جامعات:**

یہ تعلیمی ادارے بوائز اور گرلز دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں۔ان تعلیمی اداروں میں صرف درس نظامی کروایا جاتا ہے۔بوائز کے جامعات کی تعداد 486 کہ جن میں 31805 طلبہ خالص درسیات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جبکہ گرلز کے جامعات کی تعداد 548 ہے کہ جن میں 45000 کے قریب طالبات زیر تعلیم ہیں۔

کنزالمدارس بورڈ کے مقاصد تعلیم:

- دینی وملکی مقاصد تعلیم کا عکاس اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ جامع نصاب کو نافذ کرنا۔
- انسانیت کی بقا اور فلاح و کامرانی کے لئے از حد ضروری قرآن وسنت کی تعلیم کو فروغ دینا۔
- اسلامی عقائد و نظریات کی تعلیم اور انکا تحفظ کرنا اور زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی نظریات کے مطابق مرتب کرنے کے لئے فرض علوم کی تفہیم دینا۔
- پروفیشنل زندگی میں معاون فنی تربیت کا اہتمام کرنا اور معاشرتی آداب اور اسلامی تہذیب وتمدن کو رواج دینا۔
- تعمیر انسانیت واصلاح معاشرہ کے لیے دین وملت سے مخلص اور جذبہ خدمت سے معمور صاحب کردار افراد کی تیاری کرنا۔
- مدارس میں خالص علمی و تحقیقی ماحول کو پروان چڑھانا۔
- عالمی معیار تعلیم سے مطابقت، جدید طرز تدریس کو رواج دینا اور ریسرچ کلچر کو فروغ دینا۔
- ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (Research and Development Department) کے قیام سے تحقیقی وتالیفی سرگرمیاں بروئے کار لانا۔
- جاب پلیسمنٹ اینڈ ایلیومنی (Job Placement and Alumni) ڈیپارٹمنٹ کا قیام۔
- تعلیمی اداروں میں تربیت کے عملی واخلاقی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اساتذہ کی تعلیمی وفنی تربیت کے مواقع فراہم کرنا اور وقتاً

فوقتاً ریفریشر کورسز(Refresher Courses)کاانعقاد کروانا۔

- طلبہ واساتذہ کی نصاب تعلیم، تحقیق وریسرچ اور مطالعہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور جدید تحقیقی جرائد ورسائل کی دستیابی کے لیے جامع لائبریریز(Libraries)کا قیام عمل میں لانا[35]۔

کنزالمدارس بورڈ کا سکوپ(Scope):

ہائرایجوکیشن کمیشن(HEC)نے کنزالمدارس بورڈ کے تحت جاری شدہ الشہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ کی ڈگری نوٹیفکیشن نمبر 1-46/2014-NCC/RE مجریہ بتاریخ 27 اپریل 2021ء کے مطابق "ایم-اے عربی واسلامیات" کے مساوی قرار دیا ہے[36]۔ ڈگری کے حاملین افراد مندرجہ ذیل شعبوں میں اپلائی کر سکتے ہیں:

پاکستان فورسز(آرمی، نیوی، ائیر فورس، رینجرز وغیرہ)			
#	**محکمہ/ادارہ**	نام پوسٹ مع سکیل	**اہلیت وشرائط کی تفصیل**
1	**آرمی**	Junior Commissioned Officer (نائب خطیب) اس کا رینک لیفٹیننٹ سے زیادہ اور حوالدار سے کم ہوتا ہے۔	**تعلیم:** درس نظامی **HEC** سے منظور شدہ ادارے سے۔FA,FSc،/مساوی **اضافی قابلیت:** حفظ وتجوید اضافی قابلیت تصور کی جائے گی۔ **عمر:** 20سال سے کم اور 28سال سے زیادہ نہ ہو۔ **قد:** کم از کم 5فٹ 3انچ ہو **انٹیلی جنس ٹیسٹ:** کمپیوٹر پر 100 نمبر کا ہوگا۔
2	**ائیر فورس**	Religious Teacher	**ایضاً۔ عمر:** 25تا28سال تک ہو
3	**نیوی**	Religious Motivation Officers	**(1)** درس نظامی، **60** فیصد نمبرز کے ساتھ۔ **(2)** بیچلر ڈگری **55** فیصد نمبرز کے ساتھ۔ اصول الدین، اسلامک فنانس، اکنامک، قانون الشریعہ، بزنس ایڈمنسٹریشن **قد:** مرد 5فٹ 4انچ۔ خواتین 5فٹ
4	**نیوی**	مترجم عربی BPS-14	تعلیم: ماسٹر ڈگری عربی+بطور مترجم تجربہ۔ **عمر:** 20تا35سال
5	**رینجرز**	نائب خطیب BPS-11	**تعلیم:** درس نظامی+ایف اے۔ ہائرایجوکیشن کو ترجیح۔ **عمر:** 18تا35سال۔ **قد:** 5فٹ 6انچ۔ **وزن:** 121 پاؤنڈ
6	**پولیس**	خطیب/امام	**تعلیم:** درس نظامی۔ **عمر:** 18تا25سال

		BPS-11	

وفاقی وصوبائی حکومت کے ادارے (اوقاف۔اسلامی نظریاتی کونسل وغیرہ)			
#	محکمہ/ادارہ	نام پوسٹ مع سکیل	اہلیت وشرائط کی تفصیل
7	**اوقاف**	وفاقی خطیب BPS-14	**تعلیم:** شہادۃ العالمیہ فرسٹ ڈویژن یا ایم اے عربی **واسلامیات، عمر:**20تا35سال۔
8	**اوقاف**	سینئر خطیب ضلعی خطیب BPS-16	**تعلیم:** شہادۃ العالمیہ فرسٹ ڈویژن یا ایم اے عربی **واسلامیات** **عمر:**20تا35سال۔ **ترجیحات:** ۱جید علوم کا حامل ۲پانچ سالہ تجربہ خطابت ۳دوسالہ تجوید وقراءت ۳حافظ قرآن ۴شادی شدہ
9	**اوقاف**	خطیب BPS-12	**ایضاً**
10	**اوقاف**	نائب خطیب/امام BPS-09	**تعلیم:** شہادۃ العالمیہ جید جداً، دوسالہ تجوید وقراءت **عمر:20**تا35سال۔ **ترجیح:** ۱حافظ قرآن۔ ۲شادی شدہ
11	**اوقاف**	موذن BPS-04	**درجہ متوسط:** تنظیم المدارس یا دیگر منظور شدہ بورڈ سے **عمر:20**تا35سال۔ **ترجیحات:** ۱حافظ قرآن ۲خوش الحان ۳کوالیفائڈ قاری ۴اسلامی عبادات کا علم
12	**اوقاف**	سینئر مدرس BPS-12	**تعلیم:** شہادۃ العالمیہ فرسٹ ڈویژن یا ایم اے اسلامیات **عمر:**20 تا35 دوسالہ تجوید وقراءت۔ پانچ سالہ تدریسی تجربہ **ترجیحات:** ۱حافظ قرآن ۲شادی شدہ
13	**اوقاف**	مدرس BPS-07	**تعلیم:** شہادۃ العالمیہ فرسٹ ڈویژن یا ایم اے عربی **واسلامیات، عمر:**20تا35سال۔ **ترجیحات:** ۱انٹر میڈیٹ ۲تین سالہ

			تدریسی تجربہ **۳**شادی شدہ
14	**اوقاف**	خادم BPS-04	**درجہ متوسط:** تنظیم المدارس یا دیگر منظور شدہ بورڈ سے **عمر:20**تا35سال۔ **ترجیحات:۱**حافظ قرآن۔**۲**خوش الحان **۳**کوالیفائڈ قاری۔**۴**اسلامی عبادات کا علم
15	**اسلامی نظریاتی کونسل**	ریسرچ اسسٹنٹ BPS-16	**عمر:21تا30سال** **۱۔ تعلیم:** ایم اے اسلامیات یاB.AیاLLBسیکنڈ ڈویژن **۲۔** عربی کا علم۔ **۳۔ ترجیح:** تحقیق کام اور فقہ کا علم رکھنے والوں کو دی جائے گی

تعلیمی اداروں میں آنے والی جابز(یونیورسٹیز،کالجز،اسکولز وغیرہ)			
#	**محکمہ/ادارہ**	**نام پوسٹ مع سکیل**	**اہلیت وشرائط کی تفصیل**
16	**پنجاب پبلک سروس کمیشن**	لیکچرار اسلامیات BPS-17	**تعلیم:** ایم اے اسلامیات یامساوی شہادۃ العالمیہ سیکنڈ ڈویژن **عمر:** زیادہ سے زیادہ32سال
17	**ایضاً**	لیکچرار عربی BPS-17	**تعلیم:** ایم اے عربی یامساوی شہادۃ العالمیہ سیکنڈ ڈویژن **عمر:** زیادہ سے زیادہ32سال
18	**سکولزایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ**	ایلیمنٹری اسلامیات ٹیچر BPS -15	**تعلیم:** ایم اسلامیات یامساوی+بی ایڈ **عمر:**35(برائے سندھ54سال)
19	**سکولزایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ**	اسلامیات ٹیچر سکینڈری سکول	**تعلیم:** ماسٹر ڈگری یامساوی+بی ایڈ **عمر:**35(برائے سندھ54سال)
20	**سکولزایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ**	عربی ٹیچر BPS -15	**تعلیم:** ایم اے عربی یامساوی+بی ایڈ **عمر:**35(برائے سندھ54سال)
21	**سکولزایجوکیشن**	عربی ٹیچر	**تعلیم:** ایم اے عربی یامساوی+بی ایڈ

	ڈیپارٹمنٹ	سیکنڈری سکول BPS -15	**عمر:** 35(برائے سندھ 54 سال)
22	**قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ**	لیڈ ٹرینرز برائے ناظرہ قرآن محدود مدت کیلئے ٹریننگ سرٹیفکیٹ کے ساتھ یومیہ معاوضہ دیا جائے گا	**تعلیم:** BA یا درس نظامی، تجوید کا سرٹیفکیٹ لازمی ہے۔ آن لائن اور روائتی طریقے سے پڑھانے کا ایک سالہ تجربہ **ترجیح:** حافظ قرآن **عمر:** کوئی قید نہیں
23	**ایضاً**	ماسٹر ٹرینرز برائے ناظرہ قرآن محدود مدت کیلئے ٹریننگ سرٹیفکیٹ کے ساتھ یومیہ معاوضہ دیا جائے گا	**تعلیم:** الشہادۃ العالمیہ۔
24	**ایضاً**	لیڈ ٹرینرز برائے ترجمۃ القرآن محدود مدت کیلئے ٹریننگ سرٹیفکیٹ کے ساتھ یومیہ معاوضہ دیا جائے گا	**تعلیم:** ایم اے، ایم فل عربی واسلامیات یا شہادۃ العالمیہ یا مساوی ترجمہ قرآن واحادیث پڑھانے کا تین سالہ تجربہ مسنون دعائیں، طہارت واسلامی آداب وغیرہ سے واقفیت **عمر:** کوئی قید نہیں
25	**ایضاً**	ماسٹر ٹرینرز برائے ترجمۃ القرآن محدود مدت کیلئے ٹریننگ سرٹیفکیٹ کے ساتھ یومیہ معاوضہ دیا جائے گا	**تعلیم:** ایم اے، ایم فل عربی واسلامیات یا BA کے ساتھ شہادۃ العالمیہ ترجمہ قرآن واحادیث پڑھانے کا ایک سالہ تجربہ مسنون دعائیں، طہارت واسلامی آداب وغیرہ سے واقفیت **عمر:** کوئی قید نہیں

کنزالمدارس بورڈ کے نصاب کی خصوصیات:

کنزالمدارس بورڈ کے نصاب کی تدوین و ترتیب میں ماہرین تعلیم اور سینئر مدرسین نے حصہ لیا اور مضامین و کتب کے انتخاب میں احکامات شرعیہ کی بالادستی کے لیے مفتیان کرام کو بھی ٹیم کا حصہ بنایا گیا، اس نصاب کی چند اں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- نصاب کی تدوین سازی میں طلبہ کے ذہنی و فکری پہلو کی نشونما کا خاص خیال رکھا گیا ہے تاکہ طالب علم اپنی ذات سے لے کر

کائنات کی چیزوں میں غور وفکر کرے اور مزید یہ کہ طلبہ کی اسلامی و قومی اقدار وروایات کی طرف رغبت بڑھے۔

- افقی و عمودی اعتبار سے مضامین کی درجہ بندی میں ہر پچھلی سطح کے مضمون کو اگلی سطح کے مضمون کے لیے بنیاد بنا کر باقاعدہ اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ ان میں تسلسل، توازن اور مناسبت کے پہلو قائم ہیں۔
- نصاب کی تمام تر سرگرمیاں کو طلبہ کی عمر، استعداد، صلاحیت اور ضرورت کے مطابق رکھا گیا ہے۔
- ابلاغ اور سوشل سائنسز کی مہارتوں کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔
- قرآن مجید کی تجوید وقراءت کے ساتھ ساتھ فہم قرآن کے لیے متعدد کتب تفسیر کو بلحاظ درجہ شامل نصاب کیا گیا ہے۔
- نصاب میں کتب احادیث خاص کر صحاح ستہ کی ترتیب میں ابواب بندی کرتے ہوئے دَورِ ابواب کو مانع رکھا گیا ہے تاکہ کتب کے زیادہ سے زیادہ مضامین طلبہ کے زیر تعلیم آسکیں۔
- درس نظامی میں پہلی مرتبہ تمام درجات (عامہ، خاصہ، عالیہ، عالمیہ) میں سیرت النبی کے مضمون کو مختص کیا گیا ہے۔
- "الشھادۃ الثانویۃ العامۃ والخاصۃ" (درس نظامی کی دوسری، تیسری اور چوتھی کلاس) میں فقہ کے مضامین میں فی زمانہ متروک مسائل کے علاوہ باقی تمام مسائل کے مضامین شامل نصاب ہیں۔ نیز اس سے آگے کی کلاسز میں منتہی کتب فقہ سے مضامین شامل نصاب کیے گئے ہیں۔
- صفائے قلب وباطن کے لیے اخلاقیات وتصوف کو شامل نصاب کی گیا ہے۔
- عربی ادب میں پہلی مرتبہ اصحاب رسول ﷺ ومشائخ عظام کے قصائد کو بھی شامل کیا گیا ہے، اور عربی گرامر میں عجم کے طلبہ کے لسانی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے آسان اور جدید طرز پر مشتمل کتب کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔
- عصر حاضر کے ابلاغی پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انگلش اور عربی لینگو یجز کو نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے اور طالبات کے امور خانہ کی شائستہ انجام دہی کے لیے ہوم اکنامکس کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔
- تخصصات (تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث) میں ایک سال کلاس ورک (Class Work) مکمل کر لینے کے بعد ایک سال تدریب (Practical) اور ریسرچ ورک (Research Work) کو لازمی حیثیت دے دی گئی ہے۔

کنزالمدارس بورڈ کے مضامین کا خاکہ:

#	مضامین	انگلش	کتب
.1	**تلاوت**	Qurān Recitation **Qirāh An Al-Muṣḥaf**	قرآن کریم۔
.2	**تجوید**	Principles of	فیضان تجوید (کامل)۔

		Qurān Recitation **Al-Tajwīd**	
.3	حفظ قرآن	Qurān Memorizing **Ḥifẓ Qurān**	قرآن کریم (متفرق رکوع)۔
.4	ترجمۃ القرآن	Qurān Translation **Tarjamah Al-Qurān**	معرفۃ القرآن (منتخب)۔
.5	دراسۃ القرآن	Qurān Study **Dirāsah Al-Qurān**	آیات قرآنیہ کے انوار (کامل)۔
.6	قصص القرآن	Qurānic Narrations **Qiṣaṣ Al-Qurān**	عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کامل)۔
.7	تفسیر	Qurānic exegetics **Al-Tafsīr**	صراط الجنان (منتخب سورتیں)، جلالین (1-5،16-20 پارے)، تفسیر مدارک (6،7،8 پارے)، تفسیر بیضاوی (البقرۃ کی 30 آیات)۔
.8	علوم قرآن	Qurānic Sciences **ʿUlōm Al-Qurān**	علم القرآن (کامل)، زبدۃ الاتقان (کامل)، الفوز الکبیر (کامل)۔
.9	حدیث	Sunnah **Al-Ḥadīth**	اتحاف المسلم (منتخب)، فتح المنان (منتخب)، مشکوۃ المصابیح (منتخب)، مؤطا امام مالک (منتخب)، مؤطا امام احمد (منتخب)، شرح معانی الآثار (منتخب)، صحیح بخاری (منتخب)، صحیح مسلم (منتخب)، سنن ابی داؤد (منتخب)، جامع ترمذی (منتخب)، سنن نسائی (منتخب)، سنن ابن ماجہ (منتخب)، فیضان چہل حدیث (منتخب)۔
.10	علوم الحدیث	Ḥadīth Science **ʿUlōm Al-Ḥadīth**	المقدمہ (کامل)، تیسیر مصطلح اہل الحدیث (کامل)، شرح نخبۃ الفکر (کامل)۔
.11	سیرت النبی ﷺ	Biography of Last Prophet **Al-Sīrah**	آخری نبی ﷺ کی پیاری سیرت (کامل)، شمائل ترمذی (منتخب)، فقہ السیرۃ (منتخب)۔
.12	تاریخ	History **Tārīḵ**	تاریخ اسلام (کامل)، تاریخ التفسیر (کامل)، تاریخ اصول

			حدیث (کامل)، تاریخ اصول فقہ (کامل)۔
13.	مقارنۃ الادیان	Comperative Religion **Muqārinah Al-Adyān**	میزان الادیان بالاسلام (کامل)۔
14.	عقیدہ/علم الکلام	Islamic Theology **Al-Aqīdah**	بنیادی عقائد اور معمولات اہل سنت (کامل)، بزرگوں کے عقیدے (منتخب)، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب (منتخب)، اعتقاد الاحباب (کامل)، النور المبین فی قواعد عقائد الدین (کامل)، الفقہ الاکبر (کامل)، شرح العقائد النسفیۃ (کامل)۔
15.	فقہ	Jurisprudence **Al-Fìqh**	نماز کے احکام (منتخب)، نور الایضاح (کامل)، مختصر القدوری (منتخب)، کنز الدقائق (منتخب)، شرح وقایہ (منتخب)، ہدایہ (منتخب)۔
16.	فرائض	Inheritance Science **Al-Farā'ḍ**	سراجی (کامل)۔
17.	تصوف	Mysticism **Al-Taṣàwuf**	ظاہری گناہوں کی معلومات (منتخب)، باطنی بیماریوں کی معلومات (منتخب)، منہاج العابدین (منتخب)، اجابۃ الغوث (منتخب)، کتاب النیات (منتخب)۔
18.	علوم فقہ	Jurisprudence Sciences **ʿUlōm Al-Fìqh**	اصول الشاشی (کامل)، نور الانوار (منتخب)، حسامی (منتخب)، توضیح تلویح (منتخب)۔
19.	دعوت وارشاد	Da`wah And Irshaad **Al-Dawah Wa Al-Ir šād**	اصول الدعوۃ والارشاد (کامل)۔
20.	تربیت اسلامی	Islamic Study **Al-Tarbiyah Al-Islāmiyah**	اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ اول، دوم، سوم)۔
21.	آداب اسلامیہ	Islamic Education **Al-Ādāb Al-**	آداب دین (کامل)، اسلامی زندگی (کامل)۔

	Islāmiyah		
تعلیم المتعلم (کامل)۔	Education of Learning **Ādāb Al-ʿlm**	آداب العلم	.22
جواہر المنطق (کامل)، المرقاۃ (کامل)، قطبی (منتخب)۔	Logic **Mantiṭ**	منطق	.23
دروس البلاغۃ (کامل)، تلخیص المفتاح (منتخب)، مختصر المعانی (منتخب)۔	Rhetoric **ʿUlōm Al-Balaḡah**	علوم بلاغت	.24
ہدایہ، فتاوی رضویہ (جلد 27)۔	Philosophy **Falsafah**	فلسفہ	.25
رشیدیہ (کامل)۔	Colloquy Science **ʿIlm Al-Munāẓrah**	مناظرہ	.26
کنزالمدارس بورڈ پاکستان کی طرف سے مرتب شدہ۔	General Science	جنرل سائنس	.27
سوکس۔	Civics	سماجی تربیت	.28
اساس النحو (کامل)، خلاصۃ النحو (کامل)، شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو (کامل)، النحو الواضح (کامل)، الکافیۃ (کامل)۔	Syntax **Al-Naḥv**	نحو	.29
اساس الصرف (کامل)، جامع ابواب الصرف (کامل)، نصاب الصرف (کامل)۔	Morphology **Al-Ṣarf**	صرف	.30
نصاب کنزالمدارس بورڈ (کامل)۔	Mathematics **Al-Riyāḍiyāt**	ریاضی	.31
نصاب کنزالمدارس بورڈ (کامل)۔	Pak Study	مطالعہ پاکستان	.32
قصائد (منتخب قصائد)۔	Arabic Literature **Al-Adab Al-Arabī**	عربی ادب	.33
العربیہ للطالبین (منتخب ابواب)۔	Arabic (Functional) **Al-Luḡah Al-Arabiyah**	عربی لغت	.34

.35	اردو	Urdu	نصاب کنزالمدارس بورڈ(کامل)۔
.36	انگلش	English	نصاب کنزالمدارس بورڈ(کامل)۔
.37	کمپیوٹر	Computer	نصاب کنزالمدارس بورڈ(کامل)۔
.38	اصول تحقیق	Research Methods	اصول تحقیق(کنزالمدارس بورڈ)۔
.39	مقالہ نگاری	Dissertation	تحقیقی مقالہ نگاری(کامل)۔

ایچ ای سی(HEC)کے بی ایس عربی واسلامیات کا خاکہ نصاب:

#	مضامین	انگلش	کتب	کریڈٹ آورز
.1	انگلش	English	English I, English II, English III.	9
.2	مطالعہ پاکستان	Pak Study	Pak Studies, International Relations, Islam and Modern Political thought, Muslim and Arabic World.	12
.3	ریاضی	Mathematics	Math I	3
.4	کمپیوٹر وماس کمیونیکیشن	Computer and Mass Communication	Introductin to computer, Mass Communication	6
.5	اکنامکس	Economics	Economics, Islamic Economics.	6
.6	تاریخ	History	World History, History and Compilation of Hadith, History of Fiqh, History of Tafsir, History of Arabic Literature I, History of Arabic Literature II, Cultural History of Islam.	24
.7	جنرل سائنس	General Science	Islam and Science(optional).	3
.8	عمرانیات	Sociology	Sociology, Textual Study of Muslim Family Laws,	6

3	Logic.	Logic	منطق	.9
6	ʿUlōm Al-Qurān, Arabic Through Quranic Text, Quran Literature.	Qurānic Sciences	علوم القرآن	.10
12	Introduction to the selected topics of the Holy Qur'an, Textual Study of Al-Quran I, Textual Stusy of Al-Quran II, Textual study of Al-Quran III.	Qurān	قرآن	.11
12	Arabic Language I, Arabic Language II, Introduction to Arabic Language, Introduction to linguistic.	Arabic Language	عربی لغت	.12
15	Fiqh Al-Maliyat(optional), Criminal Law(optional), Study of Islamic Fiqh, Translation I, Translation II.	Jurisprudence	فقہ	.13
9	Objectives of Shariah(optional), Usul Fiqh, Textual Study of Al-Fiqh Al-Akbar.	Principles of Jurisprudence	علوم فقہ	.14
3	Study of Sirah of Holy Prophet.	Biography of Last Prophet	سیرت	.15
3	Ilm Al-Kalam.	Islamic Theology	علم الکلام	.16
6	Textual Study of Hadith I, Study of Selected Commentries of Hadith.	Sunnah	حدیث	.17
6	Ulum Al-Hadith, Hadith Literature.	Sciences of Sunnah	علوم الحدیث	.18
3	Introduction to world religion.	World Religion	مذاہب عالم	.19
3	Al-Dawah Wa Al-Irshad.	Da`wah And Irshaad	دعوت وارشاد	.20

12	The Ethics of Disagreement in Islam, Islamic Morals, Islamic Study, Study of Tasawwuf.	Ethics/ Islamic Studies	**اخلاقیات وتصوف/اسلامیات**	.21
21	Criticism(optional), Comperative Literature(optional), Arabic Literaure in Subcontinent(optional), Arabic Literature in Spain(optional), Classical Arabic Poetry, Modern Arabic Poetry, Arab Media.	Arabic Literature	**عربی ادب**	.22
3	Rhetoric and Prosody.	Rhetoric	**بلاغت**	.23
24	Basic Arabic Grammer, Functional Arabic I, Functional Arabic II, Functional Arabic III, Arabic Composition and Dictation, Applied Arabic Grammer, Translation I, Translation II.	Arabic Grammer	**عربی گرامر**	.24
3	Methods of Research.	Research Methods	**اُصول تحقیق**	.25
6	Thesis / Research Project.	Dissertation	**مقالہ نگاری**	.26
219	=	=	=	=

علوم وفنون پر تقابلی تبصرہ:

ہمارا تقابلی تبصرہ تین چیزوں پر منحصر ہو گا:

1. **مضامین کتب:**

- کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں درس نظامی کے سابقہ تمام مضامین موجود ہیں جبکہ اسکے ساتھ عصر حاضر کے مضامین جیسا کہ انگلش، ریاضی، جنرل سائنس، سماجیات، مطالعہ پاکستان اور کمپیوٹر وغیرہ کو بھی شامل نصاب کر دیا گیا ہے۔ جبکہ بات کریں اگر ایچ ای سی(HEC) کے نصاب کی تو اس میں سابقہ فنی مضامین ہی تکمیل کے ساتھ موجود نہیں ہیں، جیسا کہ تفسیر کی کوئی کتاب شامل نصاب نہیں

ہے۔اسی طرح فلسفہ کو بھی شامل نصاب نہیں کیا گیا۔

- کنز المدارس بورڈ نے اپنے نصاب میں انتخابِ کتب میں سلف صالحین کے طریقہ وانتخاب کو رواج دیا ہے، جبکہ مضامین کے انتخاب میں عصر حاضر بھی کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جبکہ ایچ ای سی (HEC) کے نصاب میں فقط عارضی بنیادوں والے عصری تقاضوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔
- کنز المدارس نے فہم قرآن سے پہلے تجوید وقراءت کو شامل نصاب کیا ہے اوراس میں نصاب کافی ضخیم ہے جو کہ عملی زندگی میں کافی اہمیت کا حامل ہے۔ جبکہ ایچ ای سی (HEC) نے کوئی ایسا مضمون نصاب کے لیے ترتیب نہیں دیا۔
- مضامین قرآن کے حوالے سے دراسۃ القرآن اور قصص القرآن کے مضامین شامل نصاب کیے ہیں، جبکہ ایچ ای سی (HEC) نے نہیں۔
- کنز المدارس قدیم عربی گرامر میں پڑھائے جانے والے فنون صرف و نحو کو علیحدہ شامل نصاب کیے ہوئے ہے، جبکہ ایچ ای سی (HEC) میں اس طرح کی تقسیم کاری نہیں۔
- اقتباسات حدیث میں کنز المدارس نے شاہ ولی اللہ کے ترتیب کردہ اوران سے پہلے مروج نصاب کو خاص کیا ہے تاکہ اسلامیات کے تمام تر پہلوؤں کی تکمیل ہو۔
- ایچ ای سی (HEC) کے تمام تر مضامین کنز المدارس بورڈ کے نصاب کا حصہ ہیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ کنز المدارس نے کچھ فنی مضامین بھی شامل نصاب کیے ہیں جو کہ ایچ ای سی (HEC) کے نصاب میں مفقود ہیں جیسا کہ اعتقادیات میں عقیدہ کا مضمون، اسی طرح بحث ومباحثہ میں علم مناظرہ، اسی طرح ایجوکیشن کے مضمون میں تعلیم المتعلم کو شامل نصاب کیا ہے۔

2. تعداد کتب:

- کنز المدارس نے مضمون حدیث میں 13 سے 14 کتب کو شامل نصاب کیا ہے جبکہ ایچ ای (HEC) کا اس حوالے سے کوئی مضمون نصاب میں موجود نہیں۔
- تاریخ میں ایچ ای سی (HEC) نے 24 کریڈٹ آورز کا نصاب مرتب کیا ہے، حالانکہ اسلامیات و عربی کی فنی کتب سے ہٹ کر تاریخ کی طرف زیادہ رجوع مخصوص تعلیم سے غیر ہے۔
- عربی ادب میں کنز المدارس بورڈ نے بہت ہی کم نصاب متعین کیا ہے جبکہ ایچ ای سی نے اس پر ایک ضخیم 21 کریڈٹ آورز پر مشتمل نصاب تیار کیا ہے۔ جبکہ عربی گرامر میں کنز المدارس بورڈ نے قدیم عربی صرف ونحو پڑھائے جانے کے طریقہ کو جاری رکھا ہے کہ جو 9 خالص فنی کتب پر مشتمل ہے، اور یہ کتب فنکشنل عربی میں مہارت کے حوالے سے کافی اہمیت کی حامل ہیں، جبکہ ایچ ای سی (HEC) کے نصاب میں اسطرح کا مہارتی پہلو موجود نہیں ہے۔

- کنزالمدارس بورڈ نے قرآن کے تفسیری مطالعہ میں 4 کتب سے اقتباسات کو مختلف مقامات سے شامل نصاب کیا ہے جب کہ ایچ ای سی (HEC) کے نصاب میں ایسا کچھ تصور ہی نہیں۔

3. کریڈٹ آورز (Credit Hours)/درس وتدریس کا دورانیہ:

3 کریڈٹ آورز (**3 Credit Hours**) کا معیاری کورس وقت ایک مکمل ششماہی (16 ہفتوں کی ششماہی) میں 45-48 گھنٹے ہے[37]، جبکہ کنزالمدارس بورڈ کے جامعات میں ایک معیاری پیریڈ 40 منٹ کا ہوتا ہے کہ کہ جس میں استاد صاحب روزانہ کی بنیاد پر سبق کا لیکچر دیتے ہیں، جو کہ ایک ششماہی میں تقریباً 183 گھنٹے بنتا ہے۔ چنانچہ کنزالمدارس بورڈ کے نظام تعلیم میں کورس ورک ایچ ای سی (HEC) کے کورس ورک سے تین گنا سے بھی زیادہ ہے۔

اہم سفارشات:

کورس کو مد نظر رکھتے ہوئے چند سفارشات حسب ذیل ہیں:

- کنزالمدارس بورڈ کو ان کتب کو بھی شامل نصاب کرنا چاہیے جو بی ایس عربی کے کورس میں لازمی مضامین کی حیثیت سے ہیں، تاکہ نصاب میں مکمل مماثلت نظر آئے۔
- ایچ ای سی (HEC) پاکستان کو چاہیے کہ اس قدر اعلی پیمانے پر پڑھائے جانے والے نصاب کو مساوی ڈگری کی حیثیت دینے کی بجائے باقاعدہ بی ایس عربی واسلامیات (BS Arabic and Islamic Study) کی ڈگری جاری کرنے کا مجاز قرار دے۔
- ایچ ای سی (HEC) کو چاہیے کہ کنزالمدارس بورڈ کو باقاعدہ ایم فل (Mphil) اور پی ایچ ڈی (PhD) عربی واسلامیات کروانے کی اجازت دیں، کیونکہ کنزالمدارس بورڈ اپنے معیار نصاب اور طلبہ کی تعداد کی بدولت کسی یونیورسٹی سے کم نہیں۔
- کنزالمدارس بورڈ کو چاہیے کہ نصاب میں کچھ حصہ اختیاری مضمون کا بھی رکھے تاکہ جس طالب علم کو جو فن زیادہ دلچسپ لگتا ہو، کو اختیار کر سکے۔
- ایچ ای سی (HEC) پاکستان کو چاہیے کہ ایسے بورڈ کو تشکیل دیں کہ جس میں اہل مدارس اور پاکستان کی وہ تمام یونیورسٹیز کہ جن میں اسلامیات و عربی کی ڈگری کروائی جاتی ہے، کے افراد شامل ہوں، تاکہ وہ غور خوض کر کے ایک دوسرے کی کمیوں کو دور کریں۔ اسطرح دونوں طبقوں کے افراد کو تدوین نصاب کے اصول باہم میسر آئیں گے۔

نتائج:

⇐ کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں تحصیل فن پر بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے کہ جس میں طالب علم میں فنون کی استعداد پیدا ہو گی۔

⇐ کنزالمدارس بورڈ کا نصاب معیاری خصوصیات پر پورا اترتا ہے۔

⇐ یہ نصاب نہ صرف ایچ ای سی (HEC) پاکستان کے بی ایس اسلامیات و عربی (BS Arabic and Islamic

(Study) کی تمام تر آؤٹ لائن کو پورا کرتا ہے بلکہ ایچ ای سی کے نصاب سے بہت زیادہ ایڈوانس اور ضخیم ہے۔

⇐ کنزالمدارس بورڈ نے تمام فنون کو لازمی قرار دے کر عربی مدارس کے پانچویں دور کی اتباع کر کے سلف صالحین کی یاد کو تازہ کیا ہے۔

⇐ ایچ ای سی (HEC) کے بی ایس عربی و اسلامیات (BS Arabic and Islamic Study) کی نصابی آؤٹ لائن کا دورانیہ اتنا کم ہے کہ یہ اہل عجم کے لیے عربی لغت میں مہارت کے لیے ناکافی ہے۔

⇐ ایچ ای سی (HEC) کے بی ایس اسلامیات (BS Islamic Study) کی آؤٹ لائن میں فقہ، اصول فقہ کا نصاب قدرے کم ہے، جبکہ متن تفسیر وحدیث کا نصاب موجود ہی نہیں، اسی عقلیات کو بہت کم نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔

⇐ درس نظامی کی دو بنیادیں ہیں: عارضی اور مستقل بنیادیں۔ مستقل بنیادیں وہ ہیں کہ جو قرآن وسنت اور اسکے مضامین سے متعلقہ ہیں جبکہ عارضی بنیادیں وہ ہیں کہ جو اسکے علاوہ ہیں۔ کنزالمدارس بورڈ نے عارضی بنیادوں میں چند ضروری تبدیلیاں کی ہیں جب کہ مستقل بنیادیں جوں کی توں برقرار ہیں، کہ جس سے درس نظامی کا اصل وجود قائم ہے۔

References

1 Daniel Ness, Chia-Ling Lin, *International Education: An Encyclopedia of Contemporary Issues and Systems* (Routledge, 2015), 81.

2 Dhirendra Verma, *Word Origin* (Sterling Publishers Pvt. Ltd, 1999 AD), 101, 102.

3 Alistair Ross, *Curriculum: Construction and Critique* (Psychology Press, 2000 AD), 9. Team of Researchers, *Ilm Al-Talim* (Lahore: Ahmad Tayyib Printers 2021 AD), 104.

4 Muhammad Ibn Abi Bakr Al-Mureshi, *Tartib Al-Uloom* (Beirut: Dar Al-Bashair Al-Islamiah 1988AD), 184.

5 Abu Ali Al-Hussain Ibn Abd Allah Ibn e Sina, *Kitab Al-Shifa* (Manshorah Maktabah Ayat Allah 1404 AH), 4. Abu Ali Al-Hussain Ibn Abd Allah Ibn e Sina, *Uyoon Al-Hikmah* (Jame Al-Kutub Al-Islamiah), 1,2. Abu Ali Al-Hussain Ibn Abd Allah Ibn e Sina, *Al-Najah* (Egypt: Matbah Al-Saadah 1938 AD), 4,98,198. Maulana Abd Al-Haleem Chishti, *Islami Kutub Khane* (Lahore: Al-Faisal Nashiran 2000 AD),712,713.

6 Abu Hamid Muhammad Ibn Muhammad Al-Ghazali Al-Tusi, *Ihya Al-Uloom Al-Din* (Beirut: Dar Al-Marifah), 1:13,14,15,16,17,18,19,20.

7 Burhan Al-Islam Al-Zarnuji, *Kitab Talim Al-Mutallim Tariq Al-Tallum* (Beirut: Al-Maktab Al-Islami 1981AD), 59,60,61,62,63,64.

8 Abu Zaid Abd Al-Rahman Ibn Muhammad Ibn Muhammad Ibn Khaldoon, *Tareekh Ibn Khaldoon* (Beirut: Dar Al-Fikr 1988 AD), 1: 740,741,742,743,744.

9 Rahman, Mahboob ur. 2016. "ابن خلدون کے تعلیمی نظریات." *Islamic Research Index* 5 (11): 821–31. https://iri.aiou.edu.pk/?p=8263.

10 Ibn Khaldoon, *Tareekh Ibn Khaldoon*, 1: 549.

11 Prof. Ghulam Yahya Anjum, *Deeni Madaris aur Asr e Hazir ke Taqaze* (Lahore: Worldview Publisher), 94.

12 Maulana Abu Al-Hasanat Nadvi, *Hindustan Ki Qadeem Islami Darsgahen* (Azam Garh: Dar Al-Musannifin Shibli Academy 2014AD), 85.86.

13 Meer Syed Ghulam Ali Azad, *Maasir Al-Kiram Tareekh e Balgram* (Braili: Jamiah Al-Raza 2008

AD),329. Molvi Faqeer Muhammad Jehlami, *Hadaeq e Hanafiah* (Karachi: Maktabah Rabeeh), 464.
[14] Imam Ahmad Raza Khan, *Fatawah Rizwiyyah* (Lahore: Raza Foundation, 2003 AD), 23: 623,624.
[15] Ahmad Raza Khan, *Fatawah Rizwiyyah*, 23: 624, 22: 288, 5: 154,155, 7:642, 12: 173.
[16] Ahmad Raza Khan, *Fatawah Rizwiyyah*, 23: 442.
[17] Codingest. 2020. "Islamonweb." Islamonweb Urdu. October 10, 2020. https://urdu.islamonweb.net/Educational-Thoughts-of-Aala-Hazrat.
[18] علیمی، محمد ریاض. 2018. "امام احمد رضا بریلویؒ کا نظریۂ تعلیم". *مضامین ڈاٹ کام* (blog). November 5, 2018. https://mazameen.com/education/%d8%a7%d9%85%d8%a7%d9%85-%d8%a7%d8%ad%d9%85%d8%af-%d8%b1%d8%b6%d8%a7-%d8%a8%d8%b1%db%8c%d9%84%d9%88%db%8c%d8%92-%da%a9%d8%a7-%d9%86%d8%b8%d8%b1%db%8c%db%82-%d8%aa%d8%b9%d9%84%db%8c%d9%85.html.
[19] Prof. Eshrat Hussain, *Taleem Aur Maghribi Fikr* (Lahore: Alameen Press 1995 AD), 139,140,141,142.
[20] Jean Jacques Rousseau, *Emile*, Translated by Eleanor Worthington (Boston: 1889 AD), 15,16,17,18,19. "Jean Jacques Rousseau Educational Plan." 2011. Study Lecture Notes. October 28, 2011. http://studylecturenotes.com/jean-jacques-rousseau-biography-books-and-philosophy/.
[21] Kark Von Raumer, *Life and System of Pestalozzi,* Translated by J. Tilleard (London: Longman Brown 1855 AD), 8,9,10. Prof. Eshrat Hussain, *Taleem Aur Maghribi Fikr*, 167,174,175.
[22] Prof. Eshrat Hussain, *Taleem Aur Maghribi Fikr*, 185. The Editors of Encyclopedia Britannica. 2014. "Herbartianism." In *Encyclopedia Britannica*.
[23] Doctor Zia Al-Din Ahmad, *Tareekh Al-Taleem* (Matbah Al-Shai Ali Garh), 5,6. Altekar, Anant Sadashiv. *Education in ancient India*. (Gyan Publishing House 2009), 82,117. Yadav, Urmila. "A comparative study of ancient & present education system." *Education, Sustainability and Society* 1, no. 1 (2018): 1-3.
[24] Carr, David. "Torah on the heart: Literary Jewish textuality within Its ancient Near Eastern context." *Oral Tradition* 25, no. 1 (2010). Mason, Steve. "Jews, Judaeans, Judaizing, Judaism: Problems of categorization in ancient history." *Journal for the Study of Judaism* 38, no. 4-5 (2007): 457-512.
[25] Kennell, Nigel M. *The Gymnasium of Virtue: education & culture in ancient Sparta* (Univ of North Carolina Press, 1995) 28,29,30,31. Harley, T. Rutherford. "The public school of Sparta." *Greece & Rome* 3, no. 9 (1934): 129-139.
[26] İŞBİLEN, Assist Prof Dr Evren ŞAR, and Assist Prof Dr Gülşah BATDAL KARADUMAN. "Primary Education in Ancient Athens and Today." International Journal on New Trends in Education and Their Implications 4, no. 5 (2014): 42-48.
[27] Harris, William V. *Ancient literacy*. (Harvard University Press, 1989),45,65,116.
[28] Dominic Wyse, Vivienne Baumfield, David Egan, Louise Hayward, Moira Hulme, Ian Menter, Carmel Gallagher, Ruth Leitch, Kay Livingston, Bob Lingard, *Creating the Curriculum* (London: Routledge 2012 AD) 74,75,76,77,78,79. Craig Kridel, *Encyclopedia of Curriculum Studies* (Sage 2010 AD), 1: 179,180. Colin J. Marsh, *Key Concepts for Understanding Curriculum* (London: Routledge Falmer 2004 AD), 3,4,5,6,7,8. Zafar Hussain Khan, *Ilm Al-Taleem* (Islamabad: Allama Iqbal Open University Printing Press 2003 AD), 261,262.
[29] Admin, H. W. 2017. "تعلیمی نصاب کا اسلامی تصور: ایک جائزہ ‘ایک حقیقت." Hamariweb.Com. December 6, 2017. https://hamariweb.com/articles/99439.
[30] Jacalyn Lea Lund, Deborah Tannehill, *Standards-based Physical Education Curriculum Development* (Jones & Bartlett Learning, 2005), 3,4,5,6,7. Marzano, Robert J. "In Search of the Standardized Curriculum." *Principal* 81, no. 3 (2002): 6-9. Hopmann, Stefan. "The curriculum as a standard of public

education." *Studies in philosophy and education* 18, no. 1 (1999): 89-105.
[31] Prof. Ghulam Yahya Anjum, *Deeni Madaris aur Asr e Hazir ke Taqaz,* 90,91,92.
[32] Maulana Syed Abd Al-Hayy, *Hindustan ka Nisab e Dars aur Us ke Tagahayyurat* (Lucknow: Azad Press 1994 AD), 12,13,14,15,17,18,19,20.
[33] Prof. Aftab Ahmad Dar, *Pak Study 10th Level* (Lahore: Gohar Publisher 2018 AD), 13.
[34] "HEC Search Results." n.d. Gov.Pk. Accessed July 31, 2022. https://www.hec.gov.pk/Pages/Search-Results.aspx?k=deeni%20madaris.
[35] Research team, *Kanz Al-Madaris Board* (Karachi: Maktabah Al-Madinah 2021 AD), 5,6.
[36] Ministers; Auditor general; Supreme Court of Pakistan, *The Gazette of Pakistan* (Karachi: Authority 2021), 696.
[37] College Raptor Staff. 2019. "What Are Credit Hours in College? - College Raptor." College Raptor Blog. College Raptor, Inc. November 13, 2019. https://www.collegeraptor.com/find-colleges/articles/questions-answers/what-are-credit-hours-in-college/.